

رسائل وسائل

روزہ: ان ہیلر کے استعمال میں اختلاف

سوال: روزے میں ان ہیلر (inhaler) کے استعمال کے بارے میں دو طرح کی آراء سامنے آتی ہیں۔ کچھ علاما بالخصوص عظیم پاک و ہند کے علامی رائے یہ ہے کہ دوران روزہ ان ہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ سعودی عرب کے علامی رائے میں اس کا استعمال جائز ہے اور روزہ نہیں ٹوٹتا (ترجمان القرآن، جنوری ۲۰۰۱ء)۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے بھی یہی ہے کہ اس کے استعمال سے صرف پھیپھڑوں میں کشادگی پیدا ہوتی ہے اور سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے جس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس اختلاف رائے سے میں وہی امتحن کا شکار ہو گیا ہوں۔ کیا کسی ایک متفقہ موقف پر ہم نہیں پہنچ سکتے، رہنمائی فرمائیے۔

جواب: آپ نے سعودی عرب کے علامی رائے اور فتویٰ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے لہ وہ روزہ کے دوران ان ہیلر (inhaler) کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں جب کہ پاکستان کے بعض علامے سے ناجائز قرار دیتے ہیں اور اس بنا پر آپ وہی پریشانی کا بھکار ہیں۔ صورت واقعہ یوں ہے کہ ان ہیلر جیسے بہت سے معاملات میں نہ صرف علاپلکہ خود صحابہ کرامؐ کے درمیان اختلاف پایا جاتا تھا لیکن ان میں سے کسی نے یہ اصرار نہیں کیا کہ صرف اور صرف ان کی رائے درست ہے اور باقی سب کی رائے غلط ہے۔

دین اسلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ فقہی معاملات میں اپنے اندر ایک سے زائد تعبیرات کی مخالفی رکھتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ امام ابوحنیفہؓ کا پورا احترام کرتے ہوئے امام مالکؓ نے ان

کی بعض آراء سے اختلاف کیا، اور ان دونوں کا احترام کرتے ہوئے امام شافعی نے دونوں کی رائے سے الگ رائے قائم کی، جب کہ ان سب کی بنیاد قرآن و سنت کے واضح احکامات ہی تھے۔

اجتہادی اور قیاسی مسائل میں ایسا ہوتا بالکل فطری ہے۔ جہاں تک ان ہیلر کا تعلق ہے آپ نے خود یہ بات تحریر فرمائی ہے کہ اس میں نہ کوئی غذا جسم میں داخل ہو رہی ہے، نہ کوئی چیز لٹکی یا پی جا رہی ہے، جب کہ اس غبار سے جوش بھاپ ایک غبار ہے ایک مریض کے پھیپھڑے اسے سانس لینے میں سہولت فراہم کر دیتے ہیں تو اس میں کون سا پہلو حرام کا لکھتا ہے۔ اگر یہ بات مان بھی لی جائے ان ہیلر کے غبار میں کسی بے مزہ کیمیکل کی منتقلی ہوتی ہے، تو کیا روزے کے دوران وضو کرتے وقت جب کلی کی جاتی ہے تو زبان کے مسام اس سے تنہیں ہوتے۔ چونکہ اس کا مقصد اور نیت زبان کو ترکرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے چوری کرنا نہیں ہے اس لیے ان چند قطروں کے زبان پر لگنے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اگر آپ سعودی عرب کے علم و تقویٰ پر اعتبار کر کے ایک عمل اختیار کر رہے ہیں تو آپ صرف جس بات پر یقین رکھتے ہیں اور تحقیق کرنے کے بعد مطمئن ہیں اسی کے لیے جواب دہیں۔

قرآن نے صاف حکم دیا ہے کہ مشورہ کرو اور جس پر مطمئن ہو جاؤ تو عزم کرنے کے بعد گوگو میں بیتلانہ ہو۔ اگر آپ سعودی علام کی رائے سے مطمئن نہیں ہیں تو جس کی بات پر یقین ہو اور آپ نے تحقیق کر کے اس بات کو اختیار کیا ہوا سی پر قائم ہو جائیے۔ بال کی کھال اُتارنے میں نہ پڑیں، حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کس کی رائے زیادہ بہتر ہے، کوشش کریں کہ قرآن و حدیث کا برآ راست مطالعہ کریں اور فقہا جن بنیادوں پر غور کرنے کے بعد ایک رائے قائم کرتے ہیں ان کے بارے میں ابتدائی معلومات ضرور حاصل کر لیں تاکہ اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی تربیت ہو سکے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)